اجراء = ۲۳/۳/۳۱ھ
وارد = ۲۹/۳/۱۳ھ

(1215)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوری مسئلہ۔

۱: کسٹم دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲: مجھے ایک جگہ سے نون کسٹم مال 30 ہزار کا مل رہا ہے جبکہ وہی مال کسٹم شدہ 60 ہزار کا مل رہا ہے تو کیا نون کسٹم مال کا لینا اور بھیجنا جائز ہے؟

۳: میری ایک کمپنی سے مال کی ڈیل ہو رہی ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کمپنی مجھے مال دے گی اب اگر کمپنی کی گاڑی نکل رہی ہو تو میرا مال اپنی گاڑی میں بغیر کسٹم کے نکال کر دے گی لیکن اگر کمپنی کی گاڑی نہیں نکل رہی تو مجھے اپنا مال نکالنا ہو گا اب اگر میں اپنا مال گیٹ پر سے گزار کر نکالونگا تو مجھے الگ کسٹم دینا پڑیگا اب کسٹم سے بچنے کے لیے مال کو کسی دیوار وغیرہ پھینک کر کسٹم سے بچنا جائز ہو گا؟

۴: کسٹم پر موجود افراد بعض مرتبہ لوگوں سے مال قبضہ کر لیتے ہیں بعد میں اس مال کو کم پیسوں میں نیلام کر لیتے ہیں تو کیا میرے لیے اس مال کا لینا اور پھر آگے فروخت کر جائز ہو گا۔

المستفتی: مولانا شہزاد

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

(1)۔۔۔ کسٹم دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(2)۔۔۔ مجھے ایک جگہ نون کسٹم مال 30 ہزار کا مل رہا ہے جبکہ وہی مال کسٹم شدہ 60 ہزار کا مل رہا ہے تو نون کسٹم مال کا لینا اور اور بھیجنا جائز ہے؟

(3)۔۔۔ میری ایک کمپنی سے مال کی ڈیل ہو رہی ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کمپنی مجھے مال دے گی، اب اگر کمپنی کی گاڑی نکل رہی ہو، تو میرا مال اپنی گاڑی میں بغیر کسٹم کے نکال کر دے گی، لیکن اگر گاڑی نہیں نکل رہی تو مجھے اپنا مال نکالنا ہو گا، اب اگر میں اپنا مال گیٹ سے نکالوں گا تو مجھے الگ کسٹم دینا پڑے گا، اب کسٹم سے بچنے کے لئے مال کو کسی دیوار وغیرہ سے پھینک کر کسٹم سے بچنا جائز ہو گا؟

(4)۔۔۔ کسٹم پر موجود افراد بعض مرتبہ لوگوں سے مال قبضہ کر لیتے ہیں بعد میں اس مال کو کم پیسوں میں نیلام کر لیتے ہیں، تو کیا میرے لئے اس مال کا لینا اور پھر آگے فروخت کر جائز ہو گا؟

المستفتی: مولانا شہزاد

دار الافتاء

☆☆

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

﴿2-1﴾۔۔۔ واضح رہے کہ شریعت کی رو سے ہر شخص کو فی نفسہ اپنے مملوکہ مال سے ہر جائز اور حلال کاروبار کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی رقم سے اپنی ضرورت اور پسند کا جو چاہے کاروبار کرے (اور وہ اپنی پسند کی چیز جہاں سے چاہے خریدے خواہ اپنے ملک سے یا بیرون ملک سے اور جہاں چاہے بیچے خواہ اپنے ملک میں یا بیرون ملک میں اس لئے کہ بیرون ملک سے مال خریدنے یا اپنا مال بیرون ملک لے جاکر فروخت کرنے پر شرعاً کوئی پابندی نہیں ہے، بلکہ شرعاً فی نفسہ یہ جائز ہے) لیکن اگر مسلم حکومت عام مسلمانوں کے مفاد کی خاطر کسی مباح کام پر پابندی عائد کر دے تو عوام کے لیے اس قانون کی پابندی کرنا شرعاً ضروری ہوتی ہے اور اگر حکومت بیرون ملک سے مال لانے پر کسٹم دینے کی پابندی عائد کر دے تو اس قانون کی پابندی کرنا بھی شرعاً ضروری ہے اور کسٹم ادا کیے بغیر مال پکڑے جانے پر رسوائی ہوتی ہے ، اور جھوٹ بولنا پڑتا ہے ، اس کے علاوہ اس میں بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں، اس لیے کسٹم ادا کیے بغیر بیرون ملک سے مال لانا ، اور نون کسٹم مال خریدنا اگرچہ شرعی اعتبار سے جائز ہے، لیکن حکومتی قانون کی خلاف ورزی کرنے

کے ساتھ ساتھ مذکورہ مفاسد بھی پائے جاتے ہیں، اس لئے علماء کرام نے کسٹم ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے، اور کسٹم ادا کیے بغیر بیرون ملک سے مال لانے اور نون کسٹم مال خریدنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے اجتناب کی تاکید کی ہے۔

﴿3﴾۔۔۔صورت مذکورہ میں کسٹم سے بچنے کے لیے مال کو کسی دیوار وغیرہ سے پھینکنے میں چونکہ جان ومال اور عزت کا خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے اس لیے ایسے طریقہ کو اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

﴿4﴾۔۔۔واضح رہے کہ کسٹم کا محکمہ جو مال نیلام کرتا ہے وہ تین طرح کا ہوتا ہے۔

1. وہ مال جو ڈیوٹی زیادہ ہونے کی وجہ سے مالکان خود چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور مقررہ مدت کا نوٹس دینے کے باوجود وصول نہیں کرتے۔
2. بعض دفعہ مال بالکل لاوارث ہوتا ہے اس کے مالک کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔
3. بعض مرتبہ ادارہ خود ناجائز طریقے سے مال ضبط کرتا ہے مثلاً کسٹم حکام رشوت نہ ملنے پر مال کلیئر نہیں کرتے اور وہ مال وہیں رہ جاتا ہے۔

پہلی دو قسموں کی نیلامی کرنا اور ان کی نیلامی سے خریداری کرنا جائز ہے جبکہ تیسری قسم میں نیلامی کرنا اور اس سے خریداری کرنا جائز نہیں، اگر یہ معلوم ہو کہ کونسا مال پہلی یا دوسری قسم میں ہے اور کونسا تیسری قسم میں اور ہر مال کی نیلامی بھی الگ الگ ہو رہی ہو تو پھر صرف پہلی اور دوسری قسم کے مال ہی کو خریدا جائے لیکن اگر نیلامی الگ الگ نہ ہو رہی ہو بلکہ سارا مال ہی ملا ہوا ہو تو پھر تیسری قسم کا مال اگر کم مقدار میں ہو تو اس کے خریدنے کی گنجائش ہے اگرچہ نہ خریدنا بہتر ہے، لیکن اگر تیسری قسم کا مال غالب یعنی زیادہ ہو تو پھر ایسے مال کی خریداری جائز نہیں اور اگر یہ معلوم ہی نہ ہو کہ یہ مال کس قسم میں سے ہے تو ان کے خریدنے سے بچنا بہتر ہے۔ ماخوذ از تبویب(58/69)

"للمسئلة الأولى والثانية، والثالثة"

کما فی تکملة فتح الملهم(323/3)مط:دار العلوم

وان المسلم يجب عليه ان يطيع اميره فى الامور المباح،فان امر الامير بفعل مباح،وجبت مباشرته،وان نهى عن امر مباح،حرم ارتكابه۔۔۔فانها مشروطة ايضابكون الامر صادرا عن مصلحة لاعن هوى اوظلم.

وفی الدر المختار مع رد المحتار (263/4)مط:سعید

وتجب طاعة الإمام عادلا كان أو جائرا إذا لم يخالف الشرع، فقد علم أنه يصير إماما بثلاثة أمور، لكن الثالث في الإمام المتغلب وإن لم تكن في شروط الإمامة، وقد يكون بالتغلب مع المبايعة وهو الواقع في سلاطين الزمان نصرهم الرحمن: والأصل فيه قوله تعالى {وأولي الأمر منكم} [النساء: 59] وقال - صلى الله عليه وسلم "اسمعوا وأطيعوا ولو أمر عليكم عبد حبشي أجدع" وروي "مجدع" وعن ابن عمر أنه - عليه الصلاة والسلام قال "عليكم بالسمع والطاعة لكل من يؤمر عليكم مالم يأمركم بمنكر.

وفیہ ایضا(172/2)مط:سعید

قال فی المعراج: لان طاعة الامام فیما لیس بمعصیة واجبة.

وفی البحر الرائق(53/7)مط:دار الکتاب الاسلامی

وفي شرح الجواهر: تجب إطاعته فيما إباحه الدين وهو ما يعود نفعه إلى العامة، كعمارة دار الاسلام والمسلمين مما تناوله الكتاب والسنة والاجماع اهـ..... وقد أخذ البيري من مجموع هذه النقول أنه لو أمر أهل بلدة بصيام أيام بسبب الغلاء أو الوباء وجب امتثال أمره.

"للمسئلة الرابعة"

لما فی القرآن الکریم (سورة المائده:2)

وتَعَاوَنُوا عَلَى البِرِّ والتَّقْوٰى صلے وَلا تَعَاوَنُوا عَلَى الاِثْمِ وَالعُدوان.

وفي صحيح البخاري:(74/1)

عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه : ذكر النبي صلى الله عليه و سلم قعد على بعيره وأمسك إنسان بخطامه -أو بزمامه- قال أي يوم هذا. فسكتنا حتى ظننا أنه سيسميه سوى اسمه قال :"أليس يوم النحر". قلنا: بلى قال:"فأي شهر هذا". فسكتنا حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه فقال:"أليس بذي الحجة". قلنا: بلى، قال:" فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ليبلغ الشاهد الغائب، فإن الشاهد عسى أن يبلغ من هو أوعى له

وفی رد المحتار(405/5)مط:سعید

قالوا: وفي الهبة والصدقة روايتان، وكذا في البيع بأقل من قيمته في رواية لا ينفذ باطنا؛ لأن القاضي لا يملك إنشاء التبرعات في ملك الغير، والبيع بأقل تبرع من وجه بحر.

وفی المبسوط للسرخسي(82/12)مط:دار الفكر

وتصرف ذي اليد في ملك الغير لا يكون نافذا، إلا أن يجيز المالك.

وفی بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع(96/8)مط:دار الکتاب العربی

(ومنها) أن يكون مملوكا للواهب فلا تجوز هبة مال الغير بغير إذنه لاستحالة تمليك ما ليس بمملوك......

واللہ سبحانہ اعلم بالصواب

بندہ **حمید اللہ** عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۸/ربیع الثانی/۱۴۴۳ھ

14/نومبر/2021ء

الجواب صحیح
بندہ محمد یونس عفی عنہ
۹/۴/۱۴۴۳ء

الجواب صحیح
محمد اللہ عفی عنہ
۸/۴/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
احسان اللہ عفا اللہ عنہ
۹/۴/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۹۱/۱۸۷
مورخہ ۱۰/۴/۱۴۴۳ھ
16.11.2021